روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 21 جون 2003ء 20 ربیع الثانی 1424 ہجری - 21 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 137

اگر موسیٰ زندہ ہوتے

حضرت عمرؓ ایک دفعہ تورات کا نسخہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لائے اور پڑھنے لگے - رسول اللہ کا چہرہ متغیر ہونے لگا - حضرت عمرؓ نے دیکھا تو معذرت کی - حضورؐ نے فرمایا اگر موسیٰ تم میں ظاہر ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرتے تو گمراہ ہو جاتے اگر وہ خود میرے زمانہ نبوت کو زندہ ہونے کی حالت میں پالیتے تو میری پیروی کرتے -

(سنن دارمی - المقدمہ - باب مایتقی من تفسیر حدیث النبیؐ حدیث نمبر 435)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اولوالالباب اور عقل سلیم بھی وہی رکھتے ہیں جو اللہ جلشانہ کا ذکر اٹھتے بیٹھتے کرتے ہیں - یہ گمان نہ کرنا چاہئے کہ عقل و دانش ایسی چیزیں ہیں جو یونہی حاصل ہو سکتی ہیں - نہیں -

بلکہ سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی - اسی واسطے تو کہا گیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نور الٰہی سے دیکھتا ہے - صحیح فراست اور حقیقی دانش جیسا میں نے ابھی کہا - کبھی نصیب نہیں ہو سکتی جب تک تقویٰ میسر نہ ہو -

اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو - تو عقل سے کام لو - فکر کرو - سوچو - تدبر اور فکر کے لئے قرآن کریم میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں - کتاب مکنون اور قرآن کریم میں فکر کرو اور پارسا طبع ہو جاؤ - جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لوگے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے - پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی کہ (-) اس وقت سمجھ میں آ جائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے تا کہ طرح طرح کے علوم و فنون جو دین کو مدد دیتے ہیں - ظاہر ہوں -

خدا تعالیٰ نے (-) صرف عقل ہی کے عطیہ سے مشرف نہیں فرمایا بلکہ الہام کی روشنی اور نور بھی اس کے ساتھ مرحمت فرمایا ہے - ان کو ان راہوں پر نہیں چلنا چاہئے - جن پر خشک منطقی اور فلاسفر چلانا چاہتے ہیں - ایسے لوگوں پر لسانی قوت غالب ہوتی ہے اور روحانی قویٰ بہت ضعیف ہوتے ہیں - دیکھو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعریف میں اولی الایدی والابصار فرمایا ہے - کہیں اولی الالسنہ نہیں فرمایا - اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کو وہی لوگ پسند ہیں - جو بصر اور بصیرت سے خدا کے کام اور کلام کو دیکھتے ہیں اور پھر اس پر عمل کرتے ہیں اور یہ ساری باتیں بجز تزکیہ نفس اور تطہیر قوائے باطنیہ کے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتیں -

اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو - عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایت پر چلو - خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ - تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے - کسی نے کیا اچھا کہا ہے ع

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

پس پہلے دل پیدا کرو - اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو - کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور لسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی -

(ملفوظات جلد اول صفحہ 41-42)

میٹرک کے طلبہ کیلئے میاں صدیق بانی سکالرشپ سکیم

✿ مکرم میاں محمد صدیق بانی (مرحوم) کی طرف سے میٹرک کے بورڈ کے امتحان 2003ء میں (پنجاب، سندھ، بلوچستان، سرحد یا آزاد کشمیر کسی بھی بورڈ سے) پاکستان بھر میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طالب علم / طالبہ علم کو مندرجہ ذیل Categories کے مطابق مبلغ دس ہزار روپے (Rs 10,000) انعامی سکالرشپ دیا جائے گا۔ اس انعامی وظیفہ کی تفصیل یوں ہوگی۔

☆ سائنس گروپ میں پاکستان بھر میں زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طالب علم / طالبہ اس انعام کی مستحق ہوگا / ہوگی۔

☆ اسی طرح آرٹس گروپس میں بھی پاکستان بھر میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طالب علم / طالبہ اس انعام کی مستحق ہوگا / ہوگی۔

2003ء میں میٹرک کا امتحان دینے والے تمام احمدی طلباء و طالبات اگر قواعد پر پورا اترتے ہوں تو وہ اس مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔

قواعد و ضوابط

1۔ یہ اعلان 2003ء کے میٹرک کے سالانہ امتحان کیلئے ہے اس سے قبل کا کوئی امتحان اس سکیم میں شامل نہ ہوگا۔

2۔ اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان پر ہوگا۔

3۔ جزوی امتحان یا ڈویژن بہتر کرنے والے اس سکیم میں شامل ہونے کے اہل نہ ہونگے۔

4۔ سالانہ امتحان 2003ء میں 725/850 سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات درخواست دینے کے اہل ہونگے۔

5۔ طلباء و طالبات کے لئے الگ الگ معیار نہیں ہیں اور نہ ہی بورڈ میں کوئی پوزیشن آنا ضروری ہے بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1989ء (3)

31 مارچ تا 2 اپریل — جماعت پاکستان کی 70ویں مجلس مشاورت

31 مارچ تا 4 اپریل — جلسہ سالانہ بنگلہ دیش۔ حاضری 3 ہزار۔ 28 افراد کی بیعت۔

مارچ — ہارٹلے پول برطانیہ میں انگریز احمدیوں کے لئے پہلے ریجنل فورم کا انعقاد۔ 55 انگریزوں نے شرکت کی۔

2 اپریل — حضور L.B.C ریڈیو کے سٹوڈیو میں تشریف لے گئے اور ایک یہودی اور عیسائی لیڈر کے ساتھ Live گفتگو میں شرکت فرمائی۔

8 اپریل — روزنامہ الفضل، خالد، تشحیذ الاذہان اور مصباح کے ایڈیٹرز، پرنٹرز اور پبلشرز پر مقدمات درج کئے گئے۔ ربوہ کے ایک اور احمدی کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا گیا۔

8 تا 16 اپریل — حضور رمضان میں ہر ہفتہ اور اتوار کو قرآن کریم کا انگریزی میں درس دیتے رہے۔ اس سال سورۃ آل عمران کی آیات 65 تا 81 کا درس ہوا۔

10 اپریل — چک 563 گ ب ضلع فیصل آباد میں احمدیہ بیت الذکر لائبریری اور دو دکانوں کو آگ لگادی گئی۔

12 اپریل — ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں 17 احمدی گھروں پر حملے کئے گئے۔ اور 6 گھر مکمل جلا دیئے گئے۔ 5 احمدی زخمی ہوئے۔ احمدیہ بیت الذکر کو منہدم کر دیا گیا۔ حضور نے 14 اپریل کے خطبہ جمعہ میں اس پر تبصرہ فرمایا۔

14 اپریل — ننکانہ کے احمدیوں نے اپنی منہدم شدہ بیت الذکر کو صاف کر کے جمعہ کی نماز ادا کی۔

15 اپریل — بار ایسوسی ایشن ننکانہ صاحب کے ہنگامی اجلاس میں احمدیوں پر ظلم و ستم کی مذمت کی گئی۔

15 اپریل — نواب شاہ میں احمدیہ بیت الذکر کو آگ لگادی گئی۔ دو احمدی زخمی ہوئے۔

23 اپریل — جاپان میں یوم دعوت الی اللہ منایا گیا۔ 5500 اشتہارات کی تقسیم۔

10 تا 24 مئی — حضور کا دورہ یورپ۔

11 مئی — حضور فرینکفرٹ جرمنی پہنچے۔

12 مئی — صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ گوٹن برگ کی تعارفی تقریب اور پریس کانفرنس منعقد کی گئی۔

12 تا 14 مئی — جلسہ سالانہ جرمنی۔ 19 ممالک کے 9 ہزار مرد و زن نے شرکت کی۔ حضور نے افتتاحی اور اختتامی خطاب سے نوازا۔

حضور نے جرمنی میں سو بیوت الذکر بنانے کی تحریک فرمائی۔ اس موقع پر منارۃ المسیح کی شکل کا ڈائس بنایا گیا تھا جس سے حضور نے خطاب فرمایا حضور نے تحریک فرمائی کہ نمازوں میں حضور کی تلاوت کردہ آیات کا ترجمہ ہر احمدی کو آتا ہو۔ 13 مئی کو حضور نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔ جلسہ کے موقع پر 27 افراد اور ایک فیملی نے اجتماعی بیعت کی۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 259)

معجزہ شق القمر کا نظارہ

آریہ دیس میں

حضرت مسیح موعود کا مارچ 1886ء میں آریہ سماج ہوشیار پور کے خصوصی رکن لالہ مرلیدھر صاحب ڈرائنگ ماسٹر سے ''شق القمر'' کے موضوع پر مذاکرہ ہوا جو بعد کو ''سرمہ چشم آریہ'' کے نام سے ملک بھر میں شائع کیا گیا اور دینی حلقوں میں از حد مقبول ہوا آپ نے کتاب کے صفحہ 78-79 میں یہ تاریخی صداقت منکشف کر کے اتمام حجت کر دی کہ:۔

''شق القمر کے واقعہ پر ہندوؤں کی معتبر کتابوں میں بھی شہادت پائی جاتی ہے مہابھارت کے دھرم پرب میں بیاس جی صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا تھا۔ اور وہ اس شق قمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے بسوامتر کا معجزہ قرار دیتے ہیں لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققوں کے بیان سے پایا جاتا ہے۔ کہ مہابھارت وغیرہ پران کچھ قدیم اور پرانے نہیں ہیں بلکہ بعض پرانوں کی تالیف کو تو صرف آٹھ سو یا نو سو برس ہوا ہے۔ اب قرین قیاس ہے کہ مہابھارت یا اس کا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھا لکھا گیا اور بسوامتر کا نام صرف بیجا طور کی تعریف پر جیسا کہ قدیم سے ہندوؤں کے اپنے بزرگوں کی نسبت عادت ہے درج کیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندوؤں میں مؤلف تاریخ فرشتہ کے وقت میں بھی بہت کچھ پھیلی ہوئی تھی کیونکہ اس نے اپنی کتاب کے مقالہ یاز دہم میں ہندوؤں سے یہ شہرت یافتہ نقل لے کر بیان کی ہے کہ شہر دہارکہ جو متصل دریائے چنبل صوبہ مالوہ میں واقع ہے اب اس کو شاید دہار انگری کہتے ہیں وہاں کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا ایک بارگی اس نے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور پھر مل گیا اور بعد تفتیش اس راجہ پر کھل گیا کہ یہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے تب وہ مسلمان ہو گیا۔ اس ملک کے لوگ اس کے اسلام کی وجہ یہی بیان کرتے تھے اور اس گرد و نواح کے ہندوؤں میں یہ ایک واقعہ مشہور تھا جس بنا پر ایک محقق مؤلف نے اپنی کتاب میں لکھا۔ بہر حال آریہ دیس کے راجوں تک یہ خبر شہرت پا چکی ہے اور آریہ صاحبوں کے مہابھارت میں درج بھی ہو گئے اور پنڈت دیانند صاحب پرانوں کے زمانہ کو داخل زمانہ نبوی سمجھتے ہیں۔''

''تاریخ فرشتہ'' قدیم ہندوستان کی نہایت مستند تاریخ تسلیم کی جاتی ہے جو سولھویں صدی عیسوی کے مشہور مورخ علامہ محمد قاسم فرشتہ (ولادت 1552ء) کی تالیف ہے۔ جنرل برگس نے پوری کتاب کا انگریزی میں ترجمہ شائع کیا ہے۔ اورینٹل جیوگرفیکل ڈکشنری (Oriental Geographical Dictionary) کے مرتب کی رائے میں یہ کتاب ہندوستان کے مسلم حکمران خاندان سے متعلق قیمتی معلومات سے لبریز ہے۔''

علامہ محمد قاسم اپنی کتاب کے گیارھویں (یازدہم) مقالہ میں مالا بار کے حکمران سامری کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

''صحیح روایت یہ ہے کہ سامری نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اپنے ملک میں چاند کا دو ٹکڑے ہونا مشاہدہ کیا تھا اور اس امر کی تحقیق کے واسطے آدمی معتمد اطراف واکناف میں بھیجے بعد اس کے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہؐ نے دعویٰ نبوت کر کے شق القمر کو جملہ معجزات سے کیا ہے اس واسطے سامری جہاز پر سوار ہو کر حجاز کی طرف گیا اور حضرت نبوی کی ملازمت سے مشرف ہو کر مسلمان ہوا اور خانہ کعبہ کی زیارت سے بھی خدا نے اسے مشرف کیا''

لکھنؤ کے قدیم منشی نول کشور پریس نے عرصہ دراز ہوا ''تاریخ فرشتہ'' اور اس کا اردو ترجمہ دونوں شائع کئے مندرجہ بالا اقتباس اردو ترجمہ کی دوسری جلد کے صفحہ 491 پر درج ہے جبکہ فارسی ایڈیشن جلد دوم صفحہ 370 میں اس واقعہ کی اصل عبارت طبع شدہ ہے مگر اس دردناک المیہ پر دل خون ہو جاتا ہے کہ لاہور سے شائع شدہ ایک حالیہ ترجمہ تاریخ فرشتہ میں نہ صرف یہ تاریخ ساز واقعہ بلکہ مولف کا مقالہ نمبر 11 مکمل طور پر حذف کر دیا گیا ہے۔

حسن معاشرت کا ایک

حسین انداز

حضرت اقدس مسیح موعود کا بیان فرمودہ ایک واقعہ:

''ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بایں ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع اور خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے''

(الحکم 17 جنوری 1900ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سیدنا حضرت مسیح موعود کی کتاب

کشتی نوح عافیت کا حصار ہے

بشیر الدین کمال صاحب

حضرت مسیح موعود اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

دنیا میں کوئی شخص بھی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ اگر میری طرف آؤ گے تو میں ہر قسم کے درندوں سے عافیت کا حصار بن سکتا ہوں تا آنکہ وہ خدا کی طرف سے ہو اور اس کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ ہو۔

نزاع اور اختلاف انسان کی سرشت میں ہے۔ یہ صفت بھی اس کے ساتھ شروع سے ہی ودیعت کی ہوئی ہے۔

انسان فطرتی طور پر جھگڑالو ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

''اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے یقیناً ہر ایک (ضروری) بات کو پیرایوں میں بیان کیا ہے۔ اور (ایسا کیوں نہ کرتے کہ) انسان سب سے بڑھ کر جھگڑالو ہے''۔

(سورہ کہف آیت 55)

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ مختلف ادوار میں طاقتور قوموں نے کمزور قوموں پر چڑھائی کی اور ان پر ظلم کیا اور انہیں تہس نہس کیا۔ شروع شروع میں جب انسان نے اتنی ترقی نہ کی تھی اس وقت لڑائیاں ڈنڈوں اور سونٹوں سے لڑی جاتی رہیں۔ پھر زمانہ نے جوں جوں ترقی کی تو تیروں اور تلواروں کا زمانہ آ گیا اور یہی ہتھیار تھے جو جنگوں میں استعمال ہوتے تھے لیکن ان ہتھیاروں کے ساتھ عوام الناس کی اتنی تباہی و بربادی نہیں ہوا کرتی تھی جتنی کہ آج کے دور میں۔ اس وقت یہ جنگیں ہاتھیوں اور گھوڑوں پر اور پیدل لڑی جاتی تھیں۔ جس کی فوج جیت جاتی تھی وہ ملک پر قابض ہو جاتا تھا۔ فطرتی طور پر ان جنگوں سے محفوظ رکھنے کے لئے شہروں کے اردگرد بڑی بڑی فصیلیں تعمیر کی گئیں اور آنے جانے کے لئے ان میں بڑے بڑے دروازے نصب کر دیئے گئے جب کہ خطرہ کے وقت ان دروازوں کو بند کر دیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ حکومتوں کی طرف سے اپنے دفاع کے لئے اور دشمن سے محفوظ رہنے کے لئے بڑے بڑے قلعے تعمیر کئے گئے جو کہ آج بھی مختلف مقامات پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح فصیلیں بھی مختلف شہروں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

اس دور کے بعد جب بارود کی ایجاد ہوئی تو نہایت خطرناک ہتھیار تیار کئے گئے۔ جیسے بندوق، توپ اور بم وغیرہ اور میزائل بھی۔ ان ہتھیاروں کی ایجاد سے نہ فصیلیں حفاظت کا کام دے سکیں۔ نہ قلعے محفوظ تصور کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ توپ کے گولے اور ہوائی جہاز قلعہ کے اوپر بھی بم پھینک سکتے ہیں۔ ان سے بچنے کے لئے انسان نے زمین کے اندر مورچے اور تہہ خانے بنائے۔ لیکن ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی ایجاد نے زیرزمین مورچوں اور قلعوں کو بھی ناکارہ بنا دیا۔ کیونکہ جہاں جہاں ہوا جائے گی ان بموں کے مہلک اثرات وہاں تک انسانی زندگی پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔

انسان کیا، حیوان کیا، چرند پرند کیا ہر چیز تباہ و برباد ہوتی چلی جاتی ہے۔ لیکن ان مہلک ہتھیاروں کے باوجود ایک شخص دعویٰ کرتا ہے ''کہ جو میرے حصار کے اندر آ جائے گا وہ عافیت میں آ جائے گا''۔ اور یہ وہ حصار ہے جس پر کسی قسم کا ہتھیار اثر نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ حصار اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے اور اسی کا قائم کردہ ہے۔ اور اسی کے منشاء کے موافق تیار ہوا ہے۔ اور جس کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ ہو۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کو فتح نہیں کر سکتی۔ چنانچہ ایک جگہ پر حضرت مسیح موعود نے تقویٰ کو حصار قرار دیا۔

آپ فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں۔ جس کا دعویٰ ماموریت ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔ (ملفوظات جلد اول ص 7)

دوسری جگہ آپ نے اپنی تعلیم کو جو کشتی نوح میں درج فرمائی ہے حصار قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے۔ وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے (۔) یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں۔ جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں۔ میرے روحانی گھر میں داخل ہیں''۔

(کشتی نوح ص 16)

اس تعلیم کا معمولی سا حصہ بطور یاد دہانی کے یہاں پر درج کیا جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں کتاب کشتی نوح۔ آپ فرماتے ہیں:

''پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے۔ جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا، نہ کوئی اس کا بیٹا، وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے۔ اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے۔ اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں''۔ (کشتی نوح ص 17-16)

پھر فرماتے ہیں:

''اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو، اور کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دنیا سے دلبرداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے۔ اس کی دونوں جہان میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری سے اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے۔ اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو، پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے۔ تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔

اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے۔ یا کسل ہے۔ تو تم ایسی چیز نہیں ہو۔ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے

باقی صفحہ 6 پر

آپ کا نور ہے پیمانہ جہانوں کیلئے

آپ کے سامنے دم باندھوں نہ کیسے ہر پل
سانس لیتا ہوں تو آداب میں پڑتا ہے خلل

گفتگو آپ کی کرنے لگے مرغان چمن
جستجو آپ کی کرنے لگے مریخ و زحل

آپ کی باتوں سے چھلکے ہے کوئی آب حیات
آپ کی آنکھوں سے جھلکے ہے کوئی نور ازل

آپ نکلے ہیں ادھر سے تو دھنک نکلی ہے
آپ گزرے ہیں ادھر سے تو ہرا ہے جنگل

کون آتا ہے کہ بچھتی چلی جاتی ہے بہار
جیسے سبزے کی بجائے ہو روش پر مخمل

ایک میں ہی نہیں پنجوں پہ کھڑا چشم براہ
آپ کا راستہ تکتے ہیں سبھی دشت و جبل

میں اسے آپ کی رحمت کا سبب جانتا ہوں
سایا کرتا ہوا گزرا ہے جو سر سے بادل

آپ کی یاد میں بہتے ہوئے آنسو میرے
موجۂ آب رواں سے ہیں زیادہ بے کل

خاک ہو جاؤں گا میں آپ کے قدموں میں ضرور
کوئی کہتا ہے تو کہتا رہے مجھ کو پاگل

آپ کا نور ہے پیمانہ جہانوں کے لئے
آپ کا نور ہے ہر عہد کی خاطر جدول

شرط یہ ہے کہ تصور ہو فقط آپ کا وہ
میں تصور کی حرارت ہی سے جاؤں گا پگھل

جو مرے واسطے بخشش کا وسیلہ ٹھہرا
نور وہ جلوہ نما ہونے میں ہے ضرب مثل

یعنی جانا ہے رضا اپنی رضائے رب کو
آپ کے ماتھے پہ پڑتا نہیں دیکھا کوئی بل

آپ کے در پہ مساکین بھی لگتے ہیں غنی
آپ کے در پہ گدائی کریں سب اہل دول

آپ کے نور سے اے کاش نکھاروں صورت
آپ کے نور کو اے کاش بنا لوں کاجل

جو نہیں ہوں، جو میں ہوں، آپ کے دم سے فقط
بے نیازانہ جو چلتا تو میں پاتا دلدل

آپ کی یاد میں کھویا ہوں تو کچھ ہوش نہیں
واقعی آج ہے یہ، یا کہ ہے آئندہ کل

آپ کی بخشی ہوئی رنگتِ گل دیکھی گئی
مانگتا دیکھا گیا آپ سے خوشبو صندل

سر تسلیم کو میں ڈھانپ کے رکھنا چاہوں
کاش مل جائے مجھے رحمت حق سے آنچل

نور ہی نور جھلکتا ہے ہمیشہ اس سے
ہفت افلاک میں بھی رخ ویسا نہ ہوگا شیتل

ایک ہی رنگ میں ڈوبے ہیں جو دونوں تو پھر
درجہ بندی نہ کرو تم، یہ دُوم یہ اوّل

صابر ظفر

سرزمین سندھ کا تعارف

محمد مقصود احمد منیب صاحب

باب الاسلام، سندھ، سرزمین، ہندوستان میں اسلام کا اولین مرکز رہا ہے۔ پاکستان کا جنوب مشرقی صوبہ، سندھ زمانہ قدیم ہی سے تہذیب وثقافت کا بھی مرکز رہا ہے۔

برصغیر کی قدیم تہذیبیں ہڑپہ، موئن جوڈرو، کوٹ عامری، کوٹ ڈی جی اسی وادی میں پروان چڑھیں۔ جو تہذیب انسانی کے لئے سندھ کا اپنا ایک مخصوص عطیہ ہیں۔

حدود اربعہ: سندھ کے شمال مغرب میں پنجاب اور بلوچستان ہیں اور مشرق وجنوب میں سندھ، ہندوستانی علاقے سے گھرا ہوا ہے۔ جنوب مغرب میں بحیرۂ عرب کا ڈیڑھ سو میل لمبا ساحل موجود ہے۔

دریائے سندھ: سندھ کی رگ حیات دریائے سندھ ہے جو سندھو سے ماخوذ ہے اور یونانی مؤرخین نے انڈ، ہند اور انڈیا سے اس کو انڈس لکھا اور عربوں نے مہران، نام دیا۔ صوبہ سندھ کا دارالحکومت کراچی ہے جو قیام پاکستان کے وقت پہلا وفاقی دارالحکومت بنا۔

سندھ کی تاریخ: سندھ کی تاریخ کا آغاز شہنشاہ داریوش اول کے تحت ایران کے واسطے سے ہوتا ہے۔ جب سندھ کو ایرانی سلطنت میں شامل کیا گیا۔ اور اس کے دوسو سال بعد سکندر اعظم بھی سندھ سے گزرا اور سندھ فتح کیا۔

سکندر کی وفات کے بعد سندھ سیلوکس نکیٹر، چندر گپت موریا، باختری یونانیوں، پارتھیوں، ستھیوں اور کوشانوں کے تسلط میں رہا۔ تیسری سے ساتویں صدی میں یونانیوں کے زیر اثر رہنے والے سندھ میں جب 711 عیسوی کو منو کے قوانین میں چھوت چھات کی سختیوں کی وجہ سے رعایا ہندو حکمرانوں سے ناراض ہوئی۔ تو محمد بن قاسم نے راجہ داہر کو شکست دی یوں برہمن راج کا سندھ میں خاتمہ ہوگیا۔

محمد بن قاسم کی آمد: عمادالدین محمد بن قاسم نے اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور حکومت میں حجاج بن یوسف کے کہنے پر سندھ پر حملہ کیا اور دیبل میں چار ہزار عرب بسائے۔ سندھ کے اکثر رؤساء محمد بن قاسم کے حسن سلوک کی وجہ سے اس کے جھنڈے تلے آنے لگے۔ یوں محمد بن قاسم صرف ڈیڑھ سال کے قلیل عرصے میں دارالحکومت الرور موجودہ روہڑی، اسکندہ موجودہ اچ، قلعہ بھاٹیہ موجودہ بہاولپور کو تسخیر کرتا ہوا ملتان تک آ پہنچا۔ پھر 1170ء تک اموی اور عباسی نظم ونسق سندھ میں قائم رہا۔

سندھ میں مسلم حکومتیں: 1175ء میں سلطان محمد غوری نے ملتان اور سندھ کی ولایت فتح کی۔ 1290ء اور 1315ء کے درمیان مغلوں نے سندھ پر حملہ کیا لیکن غازی ملک تغلق نے ان کی یہ کوشش ناکام بنا دی۔ 1462ء سے 1517ء تک سمہ خاندان کا اقتدار سندھ پر رہا۔ یہ حکمران جام کہلاتے تھے۔ صمصام الدولہ غلام شاہ کے عہد میں تالپور قبیلے نے کثرت تعداد کی بدولت قوت پکڑی اور 1783ء میں تالپوروں کی حکومت قائم ہوئی۔

تالپوروں کے مورث اعلیٰ تالہ (طلحہ) کو حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کی اولاد سے بتایا جاتا ہے۔ یہ خاندان دسویں صدی عیسوی میں بلوچستان سے سندھ آیا۔ اور ڈیڑھ سو سال میں ان کی نسل سندھ میں پھیل گئی۔ تالپوروں کے تین سرداروں نے کلہوڑوں کو سندھ سے نکالا اور یوں سندھ تین حصوں میں تقسیم ہوگیا۔ تقسیم شدہ سندھ کے صدر مقام حیدر آباد، میر پور خاص اور خیر پور قرار پائے۔ تالپوری حکمران "میران سندھ" کے نام سے معروف ہوئے۔

میران سندھ کے عمدہ نظم ونسق اور عالی خیالی کے باعث سندھ کو ایک مدت تک امن و امان اور خوشحالی میسر رہی۔ یہاں تک کہ انگریزی عہد حکومت کے بڑھتے ہوئے سیلاب نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ 1847ء میں سندھ پر انگریزی حکومت کا مکمل قبضہ ہوگیا۔ اور یہ علاقہ دوری اور انگریزی حکومت کی عدم توجہی کی وجہ سے آہستہ آہستہ برطانوی ہند کے پسماندہ علاقوں میں شمار ہونے لگا۔ کیونکہ بمبئی کے دوسرے علاقوں کے مقابلے میں سندھ کی تعلیمی اور معاشی حالت وترقی کی طرف کوئی توجہ نہ دی گئی۔

1916ء میں ہندو مسلم اتحاد کی تحریک ناکام ہوئی لیکن 1919ء کی اصلاحات میں مسلمانان سندھ کو نظر انداز کر دیا گیا۔ 1928ء میں جناح کے چودہ نکات کا ایک مطالبہ کہ سندھ کو علیحدہ صوبہ بنایا جائے، پیش کیا گیا۔ یہ مطالبہ بہت جگہوں پر مختلف مواقع پر پیش کیا گیا۔ جب پاکستان کا قیام عمل میں آ گیا تو اس کی حیثیت مستقل صوبے کی شکل میں قائم کر دی گئی۔

تین پہلو بہ پہلو پٹیوں کی صورت میں پھیلا ہوا سندھ، اپنے وسط میں زرخیز سیلابی مٹی کا ایک میدانی سلسلہ رکھتا ہے۔ جسے دریائے سندھ کا طویل اور بل کھاتا ہوا تقریٰ خط قطع کرتا ہے۔ مغرب میں کوہ کھیر تھر کا چٹانی سلسلہ اور مشرق ایک ریگستانی پٹی میں گھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

موسم: نیم گرم منطقے میں واقع ہونے کے باعث سندھ میں موسم گرما میں سخت گرمی اور سرما میں شدید سردی پڑتی ہے۔

وسطی وادی میں زیادہ تر ببول کا خود رو درخت اگتا ہے جس کے گھنے جنگلات دریائے سندھ کے کنارے کنارے دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بیر، لئی یعنی جھاؤ، کریر یعنی کیو اور کنڈی یعنی جانڈ کے درخت بھی عام پائے جاتے ہیں۔

وادی مہران کا یہی وسطی حصہ آم، کیلا، کھجور، امرود اور نارنگی کے بارآور درختوں کے باغات کے لئے بہت موزوں ہے۔

جنگلی حیات: سندھ میں بیلوں، بکریوں اور اونٹوں کی بہترین نسلیں پالی جاتی ہیں۔ اور سندھ کے کچے کے علاقے میں اونٹوں کو باقاعدہ رقص کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔

جنگلی جانوروں میں جنگلی بکرا سرہ، اڑیال یا گڈ یعنی جنگلی بھیڑ بھی پائی جاتی ہے۔

سندھ کے زیریں چٹانی میدانوں اور مشرقی خطے میں ہرن بھی پایا جاتا ہے اور چرخ، گیدڑ، لومڑی، رتل، عام بھورا نیولا اور سیہی بھی عام طور پر ملتا ہے۔ خاص وسطی سیلابی پٹی میں پھاڑو یعنی بارہ سنگا اور جنگلی سؤر بھی نظر آتے ہیں۔

قدیم نسلیں: سندھ کی مخلوط آبادی کے باوجود کئی گروہوں کا نسلی پس منظر نمایاں ہے۔ قدیم نسلوں میں سے پنیہ، تنکہ اور مید کے نام سندھ کی تاریخ میں ملتے ہیں۔ ان میں سے صرف میہوں کی اولاد بہت سے گروہوں کی شکل میں باقی رہ گئی ہے جو پیشہ ور ماہی گیر ہیں۔ یہ میہوں کہلاتے ہیں اور مہانوں بھی۔

سندھی زبان

سندھ، وادی مہران میں عوام کی زبان سندھی ہے۔ جو سندھ کی قدیم زبان ہے۔ علاوہ ازیں سرائیکی اور بلوچی بھی بولی جاتی ہے۔ سندھی زبان کی خاص پانچ بولیاں ہیں۔

اترادھی: جو شمالی علاقے میں بولی جاتی ہے۔

لاڑی: جو جنوبی علاقے کی زبان ہے۔

کوہستانی: مغربی پہاڑی علاقے کی زبان۔

کچھی: میمن لوگ نیز کچھ اور کاٹھیاواڑ کے مہاجر بولتے ہیں۔

میر جتکی: یہ ایک قدیم بولی ہے جو میر اور جت قبائل میں رائج تھی سندھی اقتصادیات کا سب سے بڑا وسیلہ زراعت ہے۔ اس کے علاوہ تجارتی نقطۂ نگاہ سے جانوروں کی افزائش نسل اور ماہی گیری کو بھی نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ سندھ میں کثرت سے جھینگا مچھلی، تھون، سرمئی، پلا اور کھگا مچھلی پائی جاتی ہے۔

معدنیات: معدنیات میں سے سندھ میں جپسم، نیان، اینڈ رائٹ، چونے کا پتھر، چاک، ڈولو مائٹ، سلیکا ریت، بینٹرمائٹ، گندھک، فلنٹ اور جھیل کا نمک وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں کوئلہ، گیس اور پٹرولیم بھی دستیاب ہے۔ اور اب سلیسائٹ، لیٹرائٹ اور باکسائٹ کا بھی پتہ چلتا ہے۔

صنعت: صنعتی اعتبار سے سندھ پاکستان کا ایک ترقی یافتہ علاقہ ہے۔ کپاس کی ایک تہائی ملکی پیداوار سندھ سے ہی حاصل کی جاتی ہے۔ سندھ میں رسل ورسائل کے وسائل میں سڑکیں، ریل، آبی رستے اور ہوائی راستے بھی موجود ہیں۔ دریائے سندھ کی زرخیز زیریں وادی زمانہ ما قبل تاریخ سے مقامی تہذیب و ثقافت کا مظہر رہی ہے۔ مشرق میں وسیع صحرائی پٹی، جنوب میں سمندر اور مغرب میں کوہستانی سلسلے ہونے کے باعث سندھ ایک خود کفیل علاقہ رہا ہے۔ لہٰذا سندھ نے بیرونی دنیا سے نسبتاً کم چیزیں مستعار لی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے فنون، کھیل کود، موسیقی اور روایات پر مخصوص مقامی رنگ کی گہری چھاپ دکھائی دیتی ہے۔

شمال کے موئن جوڈرو سے سرخ نقشیں برتن ہوں یا فنکارانہ مہریں ہوں سب کے سب اپنی نظیر آپ ہیں۔

سندھ میں تیار ہونے والا کپڑا، سنڈون، عہد قدیم میں مغربی ممالک کو برآمد کیا جاتا رہا ہے۔ دیہاتی کلچر میں ظروف سازی میں رنگ وصناعی کے موجودہ نمونے، قدیم برتن سازی کی یاد تازہ کرواتے ہیں۔ اس سے ان قدیم فنی روایات کے تسلسل کی نشان دہی ہوتی ہے۔ جس کا مظہر آج کی نہایت نفیس ظروف سازی، چمڑے اور نگوں کا کام ہے۔ اور روغنی اینٹیں اور ٹائیلیں سچل سرمست کی یاد تازہ کرتی ہیں۔

لاکھ سازی، دری بانی، سلائی اور زردوزی بھی عمدہ مظہر روایات قدیمہ ہے تو شک سازی یعنی رلیاں بنانا بھی سندھ کا ایک مشہور فنی کام ہے۔ جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جوڑ کر ایک چادر کی صورت میں بنائی جاتی ہے۔

سندھی کڑھائی پاکستان بھر میں مشہور ہے۔ پنجاب کی لڑکیاں بھی اپنے کپڑوں کو اس کڑھائی سے مزین کرتی ہیں۔ اور اس کو سندھی ٹانکے کا نام دیا جاتا ہے۔

سندھی ٹوپی بھی ایک خوبصورت روایت ہے۔ جس پر سامنے کے حصے میں محراب بنی ہوئی بہت بھلی لگتی ہے۔ یہ ٹوپیاں مختلف قسموں اور مختلف قیمتوں کی ہوتی ہیں۔

دستی چھپائیں یعنی اجرک، ملیور، چھر جوکم کے اعلیٰ نمونے سندھی تہذیب کا ہی خاصہ ہیں۔ اجرک کی چھپائی ایک طرف بھی کی جاتی ہے اور کپڑے کے دونوں طرف بھی۔ اجرک سندھ کا ایک خاص تحفہ ہے۔

سندھی کھیس، سوسی اور لنگی کے نمونے بھی قابل قدر ہیں۔ علاوہ ازیں محراب پور میں ایشیا کی سب سے بڑی گڑ کی منڈی موجود ہے جہاں پر گڑ کی کئی قسمیں لائی اور فروخت کی جاتی ہیں۔

سندھی کھیل: کھیلوں میں میلے اور ملاکھڑے پورے علاقے میں بڑی مقبول تفریحات

کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ اور اپنے اچھوتے پن کی وجہ سے مشہور ملھ بھی سندھی کشتی کا ایک انوکھا ہنر ہے۔ بیل گاڑیوں کی دوڑ، مرغوں کی لڑائی بھی مقبول عام مشاغل کا درجہ رکھتے ہیں۔

وادیٔ سندھ میں بہت پہلے مشینی ترقی کا پتہ رہٹ یعنی نار ہرلو یا ایٹ، بلدو دھو، ٹنگن، بیلھن اور جنگ کی بناوٹ سے چلتا ہے۔

دریائے سندھ نے گزشتہ صدیوں میں بار بار اپنے رستے اور شرقاً غرباً چوڑائی بدل کر جہاں پرانے مناظر اور شہر نیست و نابود کر دیئے ہیں وہاں نئے نئے مرغزار اور نئے میدان نئی بندرگاہیں نئی منڈیاں اور ابھرتے ہوئے شہر جبین زمین پر سجا دیئے ہیں۔

میر سہراب خان اور قلعہ کوٹ ڈی جی

میران خیر پور سندھ میں میر سہراب خان بن چاکر خان خیر پور کا پہلا فرمانروا تھا۔ میر سہراب خان 1745ء میں پیدا ہوا۔ اپنے گھرانے کے رسم و رواج کے مطابق تعلیم و تربیت پائی۔ اور میران تالپور کے ساتھ تمام معرکوں میں شریک ہو کر داد شجاعت دیتا رہا جو اس زمانے میں پیش آئے۔ جب 1784ء میں تالپوروں نے سندھ کو تین حصوں میں تقسیم کر لیا تو خیر پور کے علاقے میں میر سہراب خان نے اپنی باقاعدہ حکومت قائم کی۔ میر سہراب خان ایک بیدار مغز اور دور اندیش حکمران تھا اس لئے بیرونی دشمنوں سے حفاظت اور مدافعت کے لئے خیر پور سے پندرہ میل کے فاصلے پر قصبہ احمد آباد موجودہ کوٹ ڈی جی کی پہاڑی کے اوپر ایک مستحکم قلعہ تعمیر کروایا۔ جو میر کی آنکھ کے طور پر کام کرتا تھا۔ قلعے کے چاروں طرف فصیل اور پہاڑیوں پر مورچے بنائے گئے۔

قلعہ کوٹ ڈیجی: کراچی سے سکھر جاتے ہوئے سکھر سے 65 میل پہلے بائیں طرف کوٹ ڈی جی میں موجود چونے کے پتھر کے بلند و بالا پہاڑی ٹیلے کے اوپر ایک مستحکم قلعہ کھڑا نظر آتا ہے۔ جیسے وہ آنے جانے والوں کی نگرانی اور رہنمائی کا کام کر رہا ہو۔ تین پہاڑی ٹیلوں پر بنا ہوا یہ قلعہ سرخ ٹائل سے بنا ہوا ہے۔ جن کی چنائی گچ اور مٹی کے آمیزے سے کی گئی ہے۔ قلعے کی دیواریں اڑھائی فٹ سے 3 فٹ موٹی ہیں۔ جس کے ساتھ ساتھ اندرونی طرف تقریباً 5 یا 6 فٹ چوڑی ایک چھت ہے جس کے نیچے محرابی دروازوں کے کمرے بنے ہوئے ہیں جو فوجی بیرکس کا کام دیتے تھے۔

کوٹ ڈی جی کا یہ پرشکوہ قلعہ تین حصوں میں منقسم تھا ایک حصہ فوج کے لئے تھا۔ ایک حرم کے لئے اور تیسرا حصہ دربار کا تھا۔ قلعہ کا داخلی دروازہ عظمت رفتہ کی یاد دلاتا ہے۔ دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی ایک ڈیوڑھی ہے اور ڈیوڑھی سے آگے صحن ہے جس میں پانی کا ایک کنواں موجود ہے۔ جہاں سے فوج، جانور اور دوسرے رہائشیوں کو پانی پینے کے لئے دیا جاتا تھا۔

داخلے پر قلعہ کے اندر ہمیں دو راستے نظر آتے ہیں۔ ایک راستہ نسبتاً چوڑا ہے جو فوجی سڑک کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ اور دوسرا سیڑھیوں پر مشتمل ایک مختصر راستہ ہے۔

بڑا اور کشادہ راستہ ہاتھیوں اور فوجوں کی گزرگاہ کے لئے استعمال ہوتا تھا اور چھوٹی سیڑھیوں والا راستہ حکمران اور ان کے حرم کے لئے۔

میدان میں آنے جانے کے لئے داخلی دروازے کے آگے ایک اور دروازہ ہے جو فوجی چھاؤنی میں داخلے کا دروازہ ہے اور یہیں فوجی رہائش بھی رکھتے تھے۔ فوجوں کے لئے چراغ خانہ اور پانی کا ذخیرہ بھی اسی جگہ پر ہے۔ اس تالاب میں خچروں اور ماشکیوں کی مدد سے پانی بھرا جاتا تھا۔

فوجی چھاؤنی کے بعد حرم کا حصہ ہے۔ میر سہراب خان کی اصل رہائش قلعے سے باہر کچھ فاصلے پر واقع ایک پہاڑی ٹیلے پر قائم ایک محل میں تھی لیکن جنگ کے دنوں میں قلعے میں رہائش منتقل کر لی جاتی تھی۔

حرم خوابگاہوں، بیٹھنے کے کمروں ایک باورچی خانے اور نوکر خانے پر مشتمل تھا جو اب امتداد زمانہ کے باعث بوسیدہ ہو چکا ہے۔ حرم کی عظمت و حالیہ خوبصورتی بھی آشکار کرتی ہے کہ حرم کو بڑے نہایت خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اب حرم کی چھتیں ناسمجھ لوگوں کی دست برد کا شکار ہو کر اپنے رنگوں سے محروم ہو گئی ہیں۔ قلعہ کا تیسرا حصہ دربار پر مشتمل تھا۔ جہاں ایک چھوٹی سی بارہ دری بنائی گئی ہے۔ یہیں بیٹھ کر میر صاحبان فیصلے کیا کرتے تھے۔

مشرقی دیوار کے ساتھ ہی مجرموں کو پھانسی دینے کے لئے سولی لگائی گئی تھی قلعے کے اندر فوجی بیرکس کے ساتھ ہی ایک قید خانہ تھا جس کے داخلے کا صرف ایک ہی دروازہ تھا۔ اس قید خانے کی دیواریں تقریباً پانچ فٹ موٹی ہیں۔ قید خانے کے اوپر کے سوراخ میں سے کھانا وغیرہ قیدیوں کو دیا جاتا تھا الغرض یہ قلعہ عظمت رفتہ کی ایک خوبصورت یادگار ہے۔

بقیہ صفحہ 3

کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔‘‘

(کشتی نوح ص 18-19)

ایک جگہ پر فرماتے ہیں:

’’اے امیرو اور بادشاہو! اور دولتمندو!! آپ لوگوں میں ایسے بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اس کی تمام راہوں میں راستباز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کی املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اسی میں عمر بسر کر لیتے ہیں۔ اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر، جو نماز نہیں پڑھتا اور خدا سے لاپرواہ ہے۔ اس کے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اس کی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے۔ اس کی گردن پر ان لوگوں کا بھی گناہ ہے جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں۔ تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو...............

پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا بدقسمت وہ شخص ہے۔ جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے۔ اور خدا کے حرام کو ایسی بے باکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی کسی کو زخمی کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ مرے گا۔ اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو۔ اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکی۔ سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو۔ اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ۔ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گزریں گے۔ خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ سو خدا کی طرف آ جاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات ہے۔ (کشتی نوح ص 94 تا 96)

آخر میں آپ فرماتے ہیں:

’’اب میں ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو۔ کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ۔ اور زمین اس نور سے روشن ہو۔ جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔ آمین ثم آمین۔

(کشتی نوح ص 111)

خدا کرے کہ ہم صدق دل سے اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ اے خدا تو اپنے فضل سے توفیق عطا فرما۔ آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34950 میں نصرت جہاں زوجہ مرزا اقمر احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ، غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/100000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات مالیتی -/75149 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت جہاں زوجہ مرزا اقمر احمد ناصر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا مجید احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 فہیم الدین ناصر برادر موصیہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

آسامیاں خالی ہیں

○ محکمہ زراعت ضلع جھنگ میں فیلڈ اسسٹنٹ، بیلدار، نائب قاصد خاکروب اور چوکیدار کی آسامیاں خالی ہیں درخواستیں بمعہ اسناد و شناختی کارڈ مورخہ 26 جون 2003ء تک جمع کروانا ضروری ہیں۔ جو احباب ضرورت مند ہوں ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت ضلع جھنگ کے نام درخواست دے سکتے ہیں۔ مزید تفصیل کیلئے روزنامہ خبریں 19 جون 2003ء ملاحظہ کریں۔

○ پنجاب آرٹس کونسل ہیڈ آفس لاہور و دیگر ریجنل آرٹس کونسل میں سٹینو گرافر، کلرک، اسسٹنٹ نائب قاصد، اکاؤنٹنٹ و دیگر آسامیاں خالی ہیں۔ ضرورتمند افراد سادہ کاغذ پر درخواست دیں۔ ہمراہ شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد کی نقول ضروری ہیں۔ امیدوار کا پنجاب کا رہائشی ہونا لازمی ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے روزنامہ خبریں 16 جون 2003ء ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد شفیع سلیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع گجرات لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بہو مکرمہ نویلہ پرویز صاحبہ اہلیہ مکرم یحیٰ پرویز ناصر صاحب مورخہ 8 جون 2003ء کو کھاریاں میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم نیر محمود صاحب آف کالا گجراں (جہلم) اور مکرم کاشف محمود عابد صاحب مربی سلسلہ کی بہن اور مکرم ٹھیکیدار محمود احمد صاحب سابق صدر جماعت کالا گجراں کی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ کا جنازہ 8 جون 2003ء کو بعد نماز عشاء محترم مرزا نصیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم نے پڑھایا۔ اور احمدیہ قبرستان کھاریاں میں تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بچی اور تین بیٹے شامل ہیں۔ مرحومہ ایک مخلص احمدی خاتون تھیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں مرحومہ کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مرزا احسن بیگ صاحب ابن مکرم مرزا سردار بیگ صاحب آف لنگروال حال خداداد کالونی ملتان بعمر 93 سال مورخہ 13 مئی 2003ء کو وفات پا گئے۔ مورخہ 14 مئی 2003ء کو آپ کا جنازہ مکرم محمد عارف صاحب مربی سلسلہ ملتان نے پڑھایا قبر تیار ہونے کے بعد مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب نے دعا کروائی۔ آپ حضرت مرزا دین محمد صاحب آف لنگروال رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا مکرم اختر بیگ صاحب ملتان اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔

بیوت الحمد پرائمری سکول میں داخلہ

○ پرائمری سکول بیوت الحمد کالونی ربوہ میں جماعت دوئم اور جماعت سوئم میں نئے داخلہ جات کرنے مقصود ہیں یہ داخلہ جات 30 جون تک جاری رہیں گے۔ دینی ماحول، عمدہ تعلیم و تربیت، بہترین سہولیات اور کوالیفائیڈ اساتذہ کے ساتھ صدر انجمن کے اس سکول میں اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہشمند والدین سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد سکول سے داخلہ فارم حاصل کر کے پر کر کے متعلقہ لوازمات کے ساتھ سکول میں جمع کروا دیں نیز موسم گرما کی تعطیلات کا ہوم ورک بھی لے لیں اور بچوں کو ہوم ورک ضرور کروائیں۔ واضح ہو کہ تعطیلات کے بعد کسی قسم کے داخلہ جات نہیں ہونگے۔ تاہم دوسرے سکولوں سے آنے والے بچوں کو یہ رعایت ہوگی کہ وہ سکول لیونگ سرٹیفکیٹ چھٹیوں کے بعد سکول کھلنے پر جمع کروا سکیں۔ لیکن پھر بھی وہ داخلہ ابھی کروا لیں۔ اور تعطیلات کا ہوم ورک اور ستمبر میں ہونے والے امتحانات کا شیڈول بھی حاصل کر لیں۔ (واضح ہو کہ نئے داخل ہونے والے طلباء و طالبات سے فیس وغیرہ یکم ستمبر سے ہی وصول کی جائیں گی)

(نظارت تعلیم)

شعراء کرام سے التماس

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات اور قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر کے انتخاب پر احمدی شعراء (مرد وخواتین) اپنے اپنے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ اسلام آباد ان شعراء کے جذبات کو یکجائی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ احمدی شعراء سے درخواست ہے کہ وہ اپنی نظمیں درج ذیل ایڈریس پر بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

صدر لجنہ۔ بیت الذکر گلی نمبر 8- F-7/3 اسلام آباد

بذریعہ فیکس: 051-2650386

درخواست دعا

○ مکرم ناصر احمد شمس صاحب دار العلوم شرقی ربوہ جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار رہتے ہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ سفینہ قیصر صاحبہ اہلیہ مکرم فقیر محمد گوندل صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے پاؤں میں زخم ہو گئے ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

جنگ کا بہانہ ملائیشیا کے صدر مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ مغربی دنیا نے 11 ستمبر کے حملوں کو مسلم ممالک کے خلاف جنگ کا بہانہ بنا لیا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے سلسلے میں مغربی دنیا کی اسٹریٹجی ہے کہ اسلامی ممالک پر حملے کئے جائیں چاہے وہ مجرم ہیں یا بے گناہ۔

خودکش حملہ ایک فلسطینی فدائی صبح سویرے ایک اسرائیلی ریسٹورنٹ میں داخل ہوا جس کے فوراً بعد دھماکہ ہو گیا۔ فدائی اور ہوٹل کا مالک دونوں ہلاک ہو گئے۔

اتحادی فوج کے دفتر پر حملہ عراق میں اتحادی فوج کے دفتر پر مارٹر حملے میں ایک عراقی ہلاک اور 12 زخمی ہو گئے۔ حملے میں کوئی امریکی فوجی زخمی نہیں ہوا۔

ایران کے ایٹمی ہتھیار برداشت نہیں کرینگے

امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ امریکہ اور عالمی برادری ایران کے پاس ایٹمی ہتھیار برداشت نہیں کرے گی۔ بین الاقوامی برادری ایران کے ایٹمی پروگرام پر کوئی سمجھوتہ نہ کرے۔ ایران کو ایٹمی ہتھیار بنانے سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ ایران ایٹمی طاقت بن گیا تو پوری دنیا کے لئے خطرہ بن جائے گا۔ ایٹمی توانائی ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق تہران جوہری تنصیبات کے معائنے کے لئے تعاون نہیں کر رہا۔ ویانا میں امریکی سفیر کینتھ برل نے اپنے بیان میں کہا کہ ایران اپنی جوہری تنصیبات سخت ترین عالمی نگرانی کیلئے غیر مشروط طور پر کھول دے۔ اگر تہران کا ایٹمی پروگرام پر امن مقاصد کیلئے ہے تو پھر وہ کیا چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔

ہم ایٹمی ہتھیار نہیں بنا رہے ایرانی صدر محمد خاتمی نے امریکی صدر بش کے بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اپنی ایٹمی تنصیبات پر بین الاقوامی معائنے کے معاہدے کو قبول کر لیں گے لیکن اس کے لئے ایران کو موجودہ ایٹمی معاہدے کے مطابق جدید ٹیکنالوجی تک رسائی دی جائے۔ صدر خاتمی نے کہا کہ ہم ایٹمی ہتھیار نہیں بنا رہے۔ ہمارا ایٹمی پروگرام پر امن مقاصد کیلئے ہے۔ اسرائیل کے 400 میزائل دنیا کو تباہ کر سکتے ہیں۔ امریکہ اسے کیوں نہیں روکتا۔ ایٹمی توانائی ایجنسی کی غلط فہمیاں دور کرنے کو تیار ہیں۔

کیوبا میں یورپ مخالف مظاہرہ کیوبا کی حکومت نے یورپ مخالف مہم کا آغاز کرتے ہوئے سپین کے سفارتخانے کے ثقافتی سنٹر کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ مظاہرین نے امریکہ اور برطانیہ کے خلاف نعرے لگائے۔ اسپینی سفارتکاروں کو بیان بازی سے روک دیا گیا۔

عیسائیت کی تبلیغ کا الزام جنوب مغربی چین میں پولیس نے خفیہ طور پر عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے آٹھ مشتبہ عیسائیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ملزم لوگوں کو عطیات دینے کی پیشکش بھی کرتے تھے۔ پولیس نے چرچوں کے خلاف کارروائی کا فیصلہ کیا ہے۔

کینیڈا میں دہشت گرد تنظیموں پر پابندی

کینیڈا نے 3 سکھ عسکری تنظیموں کو دہشت گرد قرار دے کر پابندی لگا دی ہے۔ ان میں ببر خالصہ اور دیگر تنظیمیں شامل ہیں۔ روزنامہ "ڈان" 20 جون کی خبر کے مطابق کینیڈا نے پاکستان کی دو تنظیموں لشکر طیبہ اور لشکر جھنگوی کو دہشت گرد قرار دے کر ان پر پابندی لگا دی ہے۔

دو بحری جہازوں میں تصادم چین میں دو بحری جہازوں کے درمیان تصادم میں 90۔افراد ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ 10۔افراد کو زندہ بچا لیا گیا۔ حادثہ گہری دھند کے باعث پیش آیا۔ مال بردار جہاز مسافر بردار جہاز سے ٹکرا گیا اور مسافر بردار جہاز ڈوب گیا۔

فن لینڈ کی وزیراعظم مستعفی فن لینڈ کی پہلی خاتون وزیراعظم نے عراق کے بارے میں خفیہ معلومات فاش کئے جانے کے الزامات لگائے جانے کے بعد اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے عراق اور اپنے سیاسی مخالفین کے بارے میں صدر بش کو خفیہ راز فراہم کئے۔

ناکامی کا اعتراف امریکی تحقیقاتی ادارے سی آئی اے نے عراق میں مہلک ہتھیاروں کی موجودگی کا پتہ چلانے میں ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اپنا جاسوسی کا لائحہ عمل پوری دنیا تک پھیلانا چاہتا ہے۔ عملے کی تعداد دس ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

ایران میں نویں روز بھی مظاہرے ایران میں حکومت کے خلاف مظاہرے تہران کے علاوہ دیگر صوبوں میں بھی کئے جا رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ 1

درخواست دینے کا طریقہ کار:

☆ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی۔

☆ درخواست کے ساتھ میٹرک کی سند یا مارک شیٹ کی فوٹو کاپی لازمی ہوگی۔

☆ اس طرح درخواست اور سند یا مارک شیٹ کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم امیر صاحب / امیر صاحب ضلع کی تصدیق لازمی ہے۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

☆ انعام کے مستحق قرار پانے والے طلبہ کو ان کی درخواست پر مندرج ایڈریس پر اطلاع کردی جائے گی۔

☆ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31۔ اگست 2003ء مقرر ہے۔ اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	21۔جون	زوال آفتاب	12-10
ہفتہ	21۔جون	غروب آفتاب	7-19
اتوار	22۔جون	طلوع فجر	3-20
اتوار	22۔جون	طلوع آفتاب	5-00

ہم ایٹمی ہتھیاروں پر انحصار کرینگے صدر جنرل مشرف نے مغربی ممالک کو خبردار کیا ہے کہ اگر بھارت کو فوجی برتری قائم کرنے دی گئی تو پاکستان اپنے ایٹمی ہتھیاروں پر انحصار کرے گا۔ بھارت کے دفاعی بجٹ میں تیزی سے اضافے اور پاکستان پر دیگر ممالک سے فوجی سازوسامان خریدنے پر عائد پابندی سے علاقے میں طاقت کا خطرناک عدم توازن پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں دراندازی کے بھارتی الزامات میں کوئی صداقت نہیں۔ ہم بھارت کو کشمیر میں ہر قسم کے واقعات بند ہونے کی ضمانت نہیں دے سکتے۔

سرحد حکومت نہیں گرائیں گے وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ اپوزیشن سے تعلقات کو نہیں بگڑنے دیا جائے گا اور نہ ہی سرحد حکومت گرائی جائے گی۔ وہ بھی عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ امید ہے اپوزیشن بھی افہام وتفہیم سے کام لے گی۔ سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد لائی گئی تو ان کا تحفظ کرینگے۔

صوبے میں مثالی امن حکومت کی اولین ترجیح ہے وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ صوبے میں مثالی امن وامان ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ عوام کے جان ومال کے تحفظ میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ جرائم پر قابو نہ پانے والے پولیس افسران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ سنگین جرائم میں ملوث ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ اور مظلوم کو فوری انصاف دلائیں گے۔

آئی ایم ایف کی 12 کروڑ 30 لاکھ ڈالر کی قسط بین الاقوامی مالیاتی فنڈ آئی ایم ایف نے پاکستان کی معیشت کا جائزہ لینے کے بعد اسے 12 کروڑ 30 لاکھ ڈالر قرضے کی قسط جاری کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ یہ رقم پاکستان کیلئے آئی ایم ایف کے 5 سالہ پروگرام کا حصہ ہے۔ جس کے تحت پاکستان کو کم شرح سود پر ایک ارب 42 کروڑ ڈالر کا قرضہ دیا جائے گا۔ جس میں سے اب تک 73 کروڑ ڈالر پاکستان کو فراہم کئے جاچکے ہیں۔ آئی ایم ایف کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس میں کہا گیا ہے کہ کمزور عالمی معیشت اور مشکل علاقائی صورتحال کے باوجود اقتصادی شعبے میں پاکستان کی عمدہ کارکردگی قابل تعریف ہے۔

پنجاب اسمبلی میں حکومت اپوزیشن مذاکرات ... تک بائیکاٹ کے بعد بالآخر حکومت اور اپوزیشن مذاکرات کی میز پر بیٹھ گئے۔ تاہم اپوزیشن نے مذاکرات کی کامیابی تک اپنا بائیکاٹ جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔

دہلی لاہور بس سروس یکم جولائی سے شروع ہوگی دہلی لاہور بس سروس یکم جولائی سے دوبارہ شروع کی جائے گی۔ یہ بس سروس فی الحال دونوں طرف سے ہفتے میں دوبار منگل اور جمعہ کو میسر ہوگی۔ نئی دہلی میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ کرائے پرانی شرح سے وصول کئے جائیں گے۔

صدر مشرف امریکہ پہنچ گئے صدر جنرل مشرف اپنے دورے کے دوسرے مرحلے میں بوسٹن پہنچ گئے۔ جہاں وہ 23 جون تک قیام کرینگے۔ اس دوران وہ اپنے بیٹے اور عزیزوں سے ملاقات کرینگے اسکے بعد 24 جون کو صدر بوسٹن سے کیمپ ڈیوڈ جائیں گے جہاں وہ امریکی صدر جارج ڈبلیو بش اور کابینہ کے ارکان سے ملاقات کرینگے۔

کھاریاں میں 7 افراد کا قتل کھاریاں کچہری سے پیشی کے بعد واپس جانے والے 7۔افراد کو مخالفوں نے قتل کردیا۔

اسرائیل کو تسلیم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں وفاقی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ پر فوج کا دباؤ ہے نہ ایٹمی پروگرام امریکہ کے زیر اثر ہے۔ اسرائیل کو بھی تسلیم کرنے کی کوئی تجویز وفاقی کابینہ میں زیر غور نہیں۔ سپیکر قومی اسمبلی کے خلاف اپوزیشن کی عدم اعتماد کی تحریک غیر آئینی ہے۔

اپنے مؤقف میں لچک پیدا کرنا ہوگی

بھارت کے نائب وزیراعظم ایل کے ایڈوانی نے کہا ہے کہ کشمیر کے مسئلے کے حل کیلئے بھارت اور پاکستان دونوں کو اپنے موقف میں لچک پیدا کرنا ہوگی۔ برطانوی اخبار گارڈین کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کسی اتفاق رائے تک پہنچنے کے لئے دونوں کو کچھ لو اور دو کا رویہ اپنانا ہوگا۔

بلوچستان میں بھی شریعت بل بہت جلد بلوچستان اسمبلی میں بھی شریعت بل بھرپور اکثریت سے پاس کروالیں گے۔ وزیراعلیٰ نے اس بات کی یقین دہانی کرادی ہے۔ ان خیالات کا اظہار سینئر وزیر بلوچستان نے ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ انہوں نے مزید کہا بلوچستان حکومت ٹوٹنے کا کوئی خطرہ نہیں۔

جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
دوبئی پراپرٹی سنٹر
دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون: 213257
پروپرائٹر: سعید احمد۔ فون گھر: 212647

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699-214214 گھر 211971

قدرتی اجزاء سے تیار کردہ ربوہ کا
واحد ہربل شیمپو
جو بغیر نمک کے تیار کیا جاتا ہے جو آپ کے بالوں کی تادیر حفاظت کرے۔
رابطہ: چائنیز آکوپنکچر اینڈ ہربل میڈی کیئر سنٹر
ریلوے روڈ نزد اسٹائلش شوز۔ ربوہ

CHILDREN BROUGHT
UP THROUGH
HOMOEOPATHIC
TREATMENT ARE
HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR. MANSOOR AHMAD
D.583.FAISAL TOWN
LAHORE, PH:5161204

نوٹس داخلہ سال اول
F.Sc (پری انجینئرنگ)، I.C.S، F.A
میٹرک پاس طالبات سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ فارم وپراسپکٹس کالج دفتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ہر لحاظ سے مکمل درخواستیں فوری طور پر کالج دفتر میں جمع کروادیں۔ داخلہ 25 جون 2003ء سے شروع ہوگا۔
پرنسپل نیشنل کالج برائے خواتین
Registered & Recognized
دارالصدر جنوبی۔ فون: 213757

U.K
34230 روپے | محدود سیٹیں۔ فوری بکنگ شروع
سبینا ٹریولز
فون 211211 فیکس 215211
2829706 فیکس 2829652

چاندی میں الیس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29